

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 18 دسمبر 1964

میونسپل کونسل، خرائی و دیگر

بنام

مکمل کمار و دیگر

[اسے کے سرکار، ایم ہدایت اللہ اور جے آر مدھو لکر، جسٹسز]

مدھیہ پردیش میونسپلٹی ایکٹ، 1961، ذیلی دفعہ 78، 137 اور 141- ذیلی کمیٹی کو
اختیارات کی تفویض۔ درنگی۔ جائزے کی فہرست کی نظر ثانی۔ ٹیکس دہندگان کو موقع۔
ضرورت۔

ہاؤس اور کنزرویشن ٹیکسوں کی ایک تشخیصی فہرست اس بنیاد پر تیار کی گئی تھی کہ
ٹیکس کا ایک سلیب سسٹم لاگو ہوگا، اور اپیل کنندہ نے M.P. میونسپلٹی ایکٹ، 1961 کی
دفعہ 136 کے تحت شائع کیا تھا۔ ٹیکس دہندگان نے دفعہ 138 (2) کے تحت اس پر
اعتراضات دائر کیے۔ درخواست گزار نے بعد میں سلیب سسٹم کو منسوخ کر دیا اور تشخیص کی
پرانی شرح پر واپس آ گیا۔ درخواست گزار کی جانب سے مقرر کردہ ذیلی کمیٹی نے فہرست پر
دائر اعتراضات پر غور کیا اور اس پر نظر ثانی مکمل کی۔ حتمی فہرست تصدیق کے بعد شائع کی
گئی۔ جب اس کی تیاری میں جانبداری کی کچھ شکایات سامنے آئیں تو اس فہرست کو معطل کر دیا
گیا۔ اس کے بعد درخواست گزار نے دفعہ 141 کے تحت فہرست میں ترمیم کرنے کا فیصلہ
کیا اور کچھ ٹیکس دہندگان کو نوٹس جاری کرنے اور ان کے اعتراضات سننے کے بعد ایک نئی
فہرست کی تصدیق کی گئی اور اسے شائع کیا گیا۔

مدعا علیہان نے ایکٹ کے تحت نئی تشخیصی فہرست کے خلاف اپیل کو ترجیح دیتے
ہوئے اسے ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن میں بھی چیلنج کیا۔ ہائی کورٹ نے اس درخواست کو
منظور کر لیا۔

سپریم کورٹ میں اپیل پر۔

حکم ہوا کہ:- چیف میونسپل آفیسر کے ذریعہ تصدیق شدہ تشخیصی فہرست قانون کے مطابق تیار نہیں کی گئی تھی اور اس لئے، دفعہ 141 کی دفعات اپیل کنندہ کے پاس دستیاب نہیں تھیں۔ [660 E]

(i) آئین کے آرٹیکل 265 کا مطلب یہ ہے کہ ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری عائد کرنے کے طریقہ کار پر سختی سے عمل کیا جانا چاہئے۔ چونکہ اس معاملے میں، ٹیکس دہندگان نے جو اعتراضات دائر کیے تھے وہ اس بنیاد پر مرتب کردہ فہرست کے بارے میں تھے کہ سلیب سسٹم لاگو ہو گا اور ٹیکس کی پرانی شرح کو تبدیل کرنے پر ذمہ داری کی تعمیل میں نہیں ہوگی، لہذا یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ ایکٹ کے تحت ٹیکس دہندگان کو دفعہ 137 کے مطابق اپنے اعتراضات درج کرنے کا موقع دیا گیا تھا۔ [659 E-G]

(ii) یہ فرض کرتے ہوئے کہ دفعہ 78 کے تحت اپیل کنندہ کو نسل دفعہ 138 (2) کے تحت مجوزہ فہرست کے خلاف اعتراضات سننے کا اختیار اپنے نائب صدر یا کچھ دیگر افسران کو تفویض کر سکتی ہے، تو یہ اختیار ذیلی کمیٹی کو نہیں دیا جاسکتا۔ [660 B-C]

(iii) اگرچہ متاثرہ فریق کے لئے متبادل جواز کھلا ہے لیکن ہائی کورٹ کو آرٹیکل 226 کے تحت مناسب معاملوں میں ایسے فریق کو راحت دینے کا اختیار حاصل ہے۔

[657 E-F]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 974، سال 1964۔
مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے 10 ستمبر 1964 کے فیصلے اور حکم سے متفرق پٹیشن نمبر 113، سال 1964 میں خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل کی گئی۔
اپیل کنندگان کی طرف سے ایم سی سیٹلو، ایس ایل جین اور ایم ایس گپتا۔
جواب دہندہ نمبر 1 کی طرف سے اے وی وشوناتھ شاستری، بی آر ایل آننگر، ایس کے مہتا اور کے ایل مہتا۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس مدھو لکر نے سنایا۔

مدھو لکر، جسٹس۔ مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے فیصلے کی اس اپیل میں فیصلہ کے لئے جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا میونسپل کونسل، خرائی نے 24 فروری، 1964 کو ایک خصوصی اجلاس میں ہاؤس ٹیکس اور کنزروینس ٹیکس کی تشخیصی فہرست کی تصدیق کی تھی یا اسے اس بنیاد پر رد کیا جاسکتا ہے کہ یہ مدھیہ پردیش میونسپلٹی ایکٹ 1961 (اس کے بعد ایکٹ کے نام سے جانا جاتا ہے) کی دفعات کے مطابق نہیں بنایا گیا تھا۔

مادی حقائق متنازعہ نہیں ہیں۔ 28 دسمبر، 1962 کو میونسپل کونسل نے ایک قرارداد کے ذریعے، ایکٹ کی دفعہ 138 (2) کے تحت چیف میونسپل آفیسر کی تجویز کے خلاف اعتراضات کی سماعت کے لئے نائب صدر اور دو ممبروں پر مشتمل ایک ذیلی کمیٹی مقرر کی۔ اس مہینے کی 30 تاریخ کو چیف میونسپل آفیسر کو ہدایت کی گئی کہ وہ ان تمام 11 الفاظ کے لئے تشخیصی فہرستیں تیار کریں جن میں میونسپل ایریا کو تقسیم کیا گیا ہے۔ اس وقت تک گھر کی جائیدادوں اور بلڈنگ سائٹس کی سالانہ قیمت پر 0-12-7 فیصد کی شرح سے ٹیکس عائد کیا جاتا تھا۔ 3 مارچ 1963 کو کونسل نے ان جائیدادوں کا جائزہ لینے کے لئے سلیب سسٹم متعارف کرانے کی تجویز پر غور کیا۔ اس پر ایک رکن محترمہ پونا بانی نے دفتر کی تجویز میں ترمیم کی تجویز پیش کی اور ان کی تجویز کو کونسل کے ارکان کی اکثریت نے قبول کر لیا۔ 6 مارچ 1963ء کو چیف میونسپل آفیسر کی جانب سے دوبارہ حل کی پیروی میں تیار کردہ تشخیصی فہرست کی تصدیق کی گئی۔ اس کے بعد اس دن قانون کی دفعہ 136 کے تحت باقاعدہ طور پر شائع کیا گیا۔ ٹیکس دہندگان سے اعتراضات بھی طلب کیے گئے تھے۔ تقریباً 2200 اعتراضات درج کیے گئے تھے جن پر ذیلی کمیٹی نے 7 اپریل 1963 سے 14 اپریل 1963 کے درمیان غور کیا تھا۔ دریں اثناء ایسا لگتا ہے کہ کچھ ٹیکس دہندگان کی طرف سے ایک مقدمہ قائم کیا گیا تھا جس میں 3 مارچ 1963 کی قرارداد کے جواز میں ٹیکس کی شرح کو تبدیل کرنے اور کمیٹی کے خلاف مستقل حکم امتناع کی مانگ کی گئی تھی تاکہ اسے تشخیص کی نئی بنیاد کو نافذ کرنے سے روکا جاسکے۔ ایسا لگتا ہے کہ کمیٹی کو احساس ہوا کہ وہ ریاستی حکومت کی منظوری حاصل کیے بغیر پرانی شرحوں میں تبدیلی نہیں کر سکتی ہے اور اس لئے اس کی طرف سے دائر تحریری بیان میں یہ واضح کیا کہ 3 مارچ 1963 کی قرارداد کو نافذ نہیں کیا جانا چاہئے یا نہیں اس کا فیصلہ کرنے کے لئے جلد اجلاس منعقد کیا جائے گا۔ یہ اجلاس 28 اپریل 1963 کو منعقد ہوا اور وہاں 3 مارچ 1963 کی قرارداد کو منسوخ کر دیا گیا اور تشخیص کی پرانی شرح کو واپس کر دیا گیا۔

ٹیکس دہندگان کی جانب سے متعدد شکایات کی گئیں کہ ذیلی کمیٹی نے تخمینے پر اعتراضات سے نمٹنے میں جانبداری کا مظاہرہ کیا ہے اور درحقیقت امیر افراد پر احسان کیا ہے۔ کونسل کے صدر نے شکایات کی جانچ پڑتال کی اور مطمئن ہوئے کہ ان میں کوئی حقیقت ہے۔ دریں اثناء، 21 اگست، 1963 کو ذیلی کمیٹی کے ایک فیصلے کے مطابق، ذیلی کمیٹی کے ذریعہ نظر ثانی کردہ تخمینہ فہرست کو ایکٹ کی دفعہ 140 کے تحت چیف میونسپل آفیسر نے تصدیق

کی اور 30 اگست، 1963 کو شائع کیا گیا۔ ایسا لگتا ہے کہ نظر ثانی شدہ فہرست کی بنیاد پر ٹیکس دہندگان کے خلاف مطالبہ کے نوٹس بھی جاری کیے گئے تھے۔ اس دوران صدر جمہوریہ نے کلکٹر کو مطلع کیا تھا کہ ذیلی کمیٹی نے خاص طور پر امیر ٹیکس دہندگان کے ساتھ جانبداری کا مظاہرہ کیا ہے اور انہیں اپنے نگرانی کے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے نظر ثانی شدہ فہرست کو معطل کرنے کی دعوت دی تھی۔ 9 اکتوبر، 1963 کو کلکٹر نے مندرجہ ذیل حکم دیا:

"ایم پی میونسپلٹی ایکٹ، 1961 کی دفعہ 323 کے تحت مجھے تفویض کردہ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے میں مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 71 (دی) کے تحت میونسپل کونسل خرائی کے ذریعہ ہاؤس ٹیکس اور لیٹرین ٹیکس کی تشخیص کے لئے مقرر کردہ ذیلی کمیٹی کے فیصلے پر عمل درآمد کو معطل کرتا ہوں۔ چونکہ مذکورہ کمیٹی کا فیصلہ قانون کے مطابق نہیں ہے، کونسل کے مفاد کے لئے نقصان دہ ہے اور عوام کے لئے پریشانی کا باعث بن رہا ہے۔ یہ فیصلہ اس وقت تک معطل رہے گا جب تک کہ جائزے پر نئے سرے سے نظر ثانی نہیں کی جاتی۔"

انہوں نے حکم کی ایک کاپی مدھیہ پردیش حکومت کو بھیجی اور درخواست کی کہ ایکٹ کی دفعہ 323(2) کے تحت ان کے آرڈر کی تصدیق کی جائے۔ انہوں نے میونسپل کمیٹی کے صدر کو بھیجے گئے آرڈر کی کاپی پر مندرجہ ذیل توثیق کی:

"اس کی کاپی صدر میونسپل کونسل خرائی کو ارسال کی گئی ہے تاکہ ٹیکسوں کی وصولی کے لئے جاری کردہ ڈیمانڈ نوٹسز کے سلسلے میں معلومات اور فوری ضروری کارروائی کی جاسکے۔ بظاہر یہ اندازہ مناسب طریقے سے نہیں لگایا گیا ہے۔ نگران کی ویلیو ایشن کو قبول نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی ہے اور اس طرح امیرنی بیٹوں پر احسان کیا گیا ہے۔ اس طرح کونسل مذکورہ ایکٹ کے تحت اس پر عائد کردہ فرائض کی انجام دہی میں ناکام رہی ہے۔ لہذا کونسل سے کہا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 323(1) کے تحت اپنی ناکامی کی وجہ بتائے اور 15 دن کے اندر اپنی وضاحت میرے دفتر کو پیش کرے۔"

یہ مراسلہ موصول ہونے کے بعد صدر نے ایک اعلان کیا جس میں ٹیکس دہندگان کے علم میں لایا گیا کہ تشخیصی فہرست کو معطل کر دیا گیا ہے اور انہیں مطلع کیا گیا ہے کہ نظر ثانی شدہ فہرست کی بنیاد پر ٹیکس ادا نہیں کیا جانا چاہئے۔ حکومت نے کلکٹر کی طرف سے موصول ہونے والے مکتوب پر کارروائی کرتے ہوئے 2 دسمبر 1963 کو دفعہ 323

(2) کے تحت کونسل کو نوٹس جاری کیا کہ کلکٹر کے ذریعہ منظور کردہ حکم کی توثیق کیوں نہ کی جائے۔ آخر کار حکومت نے کلکٹر کے حکم کی تصدیق کی۔

29 دسمبر 1963 کو کونسل نے ایک خصوصی اجلاس میں فیصلہ کیا کہ ایکٹ کی دفعہ 141 کے تحت تشخیصی فہرستوں پر نظر ثانی کی جانی چاہئے۔ 7 جنوری 1964 کو کونسل نے 300 افراد کو انفرادی نوٹس جاری کیے کہ ان کی جائیدادوں کی سالانہ قیمت میں اضافہ کیوں نہ کیا جائے۔ کونسل نے 16 فروری 1964 سے 20 فروری 1964 کے درمیان اعتراضات کی سماعت کی اور کچھ یا ان تمام افراد کے جائزوں پر نظر ثانی کی جن کو نوٹس جاری کیے گئے تھے۔ 24 فروری 1964 کو کونسل نے ایک خصوصی اجلاس میں یکم اپریل 1963 کے نظر ثانی شدہ جائزے کی توثیق کی۔ 4 مارچ 1964 کو چیف میونسپل آفیسر نے دفعہ 140(1) کے تحت اس کی قرارداد کی توثیق کی اور کونسل کے مطابق تشخیصی فہرست اس کے بعد حتمی بن گئی۔

اس کے بعد ہی رٹ پٹیشن جس میں سے موجودہ اپیل پیدا ہوتی ہے، کچھ ٹیکس دہندگان نے ہائی کورٹ کے سامنے پیش کی۔ اس کے سامنے چار بنیادوں پر اس کی حمایت کی گئی تھی جس کا خلاصہ ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے میں اس طرح پیش کیا ہے:

(1) میونسپل کونسل خرائی تشخیصی فہرست کے خلاف اٹھائے گئے اعتراضات کی سماعت اور فیصلہ کرنے کے مقصد کے لئے ایک ذیلی کمیٹی مقرر کرنے کا حجاز نہیں تھا۔
(2) تشخیصی فہرست کے خلاف اعتراضات درج کرنے کے لئے دیا گیا نوٹس ایکٹ کی دفعات کے مطابق نہیں تھا۔

(3) میونسپل کونسل نے -/7/13 روپے کی شرح کو نظر انداز کرتے ہوئے مختلف اور مختلف شرحوں کے ساتھ سلیب سٹم کو اپنانے میں بلا اختیار اور غیر قانونی طور پر کام کیا جس پر ابتدائی طور پر ہاؤس ٹیکس لگایا گیا تھا۔

(4) جب 21 اگست 1963 کو ذیلی کمیٹی کے فیصلے پر عمل درآمد معطل کر دیا گیا (اور بعد میں منسوخ کر دیا گیا) تو میونسپل کونسل کے لئے یہ کھلا نہیں تھا کہ وہ تشخیصی فہرست میں محدود ترمیم کرنے کے لئے ایکٹ کی دفعہ 141 کا سہارا لے۔ میونسپل کونسل کو ایکٹ کی دفعات 137، 138 اور 140 کے تحت بنائے گئے اعداد و شمار سمیت ایکٹ کی دفعات کے مطابق ایک جائزہ فہرست تیار کرنی تھی۔"

ہائی کورٹ نے ان میں سے پہلے تین بنیادوں پر غور کرنا غیر ضروری سمجھا کیونکہ اس کی رائے میں چوتھی بنیاد ٹیکس دہندگان کو راحت دینے کے لئے کافی تھی۔ ہائی کورٹ کے مطابق 24 فروری 1964 کو کونسل نے جس تشخیصی فہرست کی تصدیق کی تھی اور اسے نافذ کرنے کی مانگ کی تھی وہ درست تشخیصی فہرست نہیں تھی کیونکہ میونسپل کونسل نے صرف 300 ٹیکس دہندگان کو نوٹس دیا تھا اور ان کے اعتراضات سنے تھے نہ کہ باقی 1900 ٹیکس دہندگان کو۔

ہمارے سامنے کونسل کی طرف سے مسٹر سینٹلوواڈ نے دلیل دی ہے کہ جواب دہندگان نے تشخیصی فہرست کے خلاف اپیل کو پہلے ہی ترجیح دی تھی اور اس لئے وہ آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت کسی راحت کے حقدار نہیں ہیں۔ یہ سچ ہے کہ ہائی کورٹ عام طور پر آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ایسی عرضی پر غور نہیں کرے گا جہاں متاثرہ فریق کے لئے متبادل جواز کھلا ہو۔ حالانکہ ایسا ہی ہے لیکن ہائی کورٹ کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ ایسے فریق کو راحت دے اگر وہ معاملے کے حالات میں ایسا کرنا مناسب سمجھتا ہے۔ موجودہ معاملے میں ہائی کورٹ نے مدعا علیہان کے حق میں صوابدید کا استعمال کرنے کا انتخاب کیا ہے اور ہمارے لئے اس صوابدید کے استعمال میں مداخلت کرنا صحیح نہیں ہوگا جب تک کہ ہم مطمئن نہ ہوں کہ ہائی کورٹ کا اقدام من مانی یا غیر معقول تھا۔ ہمارے علم میں ایسی کوئی بات نہیں لائی گئی ہے جس سے یہ اندازہ لگایا جاسکے کہ ہائی کورٹ نے مدعا علیہان کی رٹ کو منظور کرنے میں من مانے طریقے سے کام کیا۔

قابلیت کی بات کرتے ہوئے، مسٹر سینٹلوواڈ کا کہنا ہے کہ دفعہ 140 کے تحت چیف میونسپل افسر کے ذریعہ تصدیق شدہ فہرست حتمی ہوگئی تھی اور اس لئے ایکٹ کی دفعہ 141 کے تحت میونسپل کونسل کے پاس تشخیصی فہرست میں ترمیم کرنے کا راستہ کھلا تھا۔ اس دفعہ کی ذیلی دفعہ (1) بغیر کسی شرط کے، واحد حصہ ہے جو ہمارے مقصد کے لئے مناسب ہے اور اس میں اس طرح لکھا ہے:

"کونسل کسی بھی وقت کسی بھی معاملے کو شامل کرنے، چھوڑنے یا تبدیل کر کے تشخیصی فہرست میں ترمیم کر سکتی ہے۔"

جواب دہندگان کی طرف سے مسٹر بی آر ایل آنگر کا کہنا ہے کہ دفعہ 141 (1) کا فائدہ صرف ریاضی کی غلطیوں یا اسی طرح کی دیگر غلطیوں کو درست کرنے کے لئے اٹھایا جاسکتا ہے نہ کہ ٹیکسوں پر نظر ثانی کے لئے۔ ان کے مطابق یہ شق صرف موجودہ فہرست میں ترمیم

کے حوالے سے دستیاب ہے اور چونکہ تشخیصی فہرست دفعہ 142 کے تحت حتمی نہیں بنی تھی اس لیے دفعہ 141 کے تحت اس میں ترمیم نہیں کی جاسکتی۔ اس کے بعد، ان کے مطابق، مناسب اہتمام جس کے لئے مناسب اہتمام کیا جاسکتا تھا وہ ایکٹ کی دفعہ 146 تھی۔ مسٹر آنگر نے ایک تیسری دلیل بھی پیش کی، جس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ کلکٹر نے ایکٹ کی دفعہ 323 کے تحت کیے گئے اپنے حکم کے تحت تشخیصی فہرست کو معطل کر دیا تھا، اس لیے کونسل کو دفعہ 141 کے تحت اس میں ترمیم کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ ان کی جانب سے پیش کی گئی حتمی دلیل یہ تھی کہ اعتراضات کی سماعت یا فہرست پر نظر ثانی کا اختیار ذیلی کمیٹی کو تفویض نہیں کیا جاسکتا اور اس کے بعد نظر ثانی شدہ فہرست قانون کے لحاظ سے خراب ہے۔ ہمارے سامنے اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ ٹیکس ادا کرنے کے لئے عمارتوں اور زمینوں کی تشخیص کے لئے ایکٹ کی ذیلی دفعہ 134، 135 اور 136 میں طے شدہ طریقہ کار پر مناسب طریقے سے عمل کیا گیا تھا۔ اس میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے کہ میونسپل کونسل کے پاس 2200 اعتراضات درج کرائے گئے تھے جن کی جانچ کی گئی اور میونسپل کونسل کی طرف سے مقرر کردہ ذیلی کمیٹی نے ان سے نمٹا۔ مسٹر سینتلاؤڈ کا کہنا ہے کہ اس طریقہ کار پر عمل کرنے کے بعد اگلا قدم چیف میونسپل آفیسر کے ذریعہ دفعہ 140(1) کے مطابق تشخیصی فہرستوں کی توثیق کرنا تھا۔ اس طریقہ کار پر بھی عمل کیا گیا اور اس لئے تشخیصی فہرست حتمی ہو گئی اور میونسپل کونسل کو ایکٹ کی دفعہ 141(1) کے تحت اس میں ترمیم کرنے کا اختیار حاصل تھا۔ تاہم جناب آنگر کا کہنا ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 134(1) کے تحت تیار کی گئی اور دفعہ 136 کے تحت شائع کی گئی عارضی تشخیصی فہرست 3 مارچ 1963 کو میونسپل کونسل کی طرف سے عائد کی گئی ٹیکسوں کی نئی شرحوں کی بنیاد پر تھی۔ ان کے مطابق چونکہ 3 مارچ 1963 کی قرارداد 28 اپریل 1963 کو منسوخ کر دی گئی تھی اور 7/13/70 پے فی صد کی پرانی شرح کو واپس کر دیا گیا تھا اس لیے اس کی بنیاد پر ایک نئی تشخیصی فہرست شائع کرنا ضروری تھا۔ ان کا مزید اعتراض جس کی طرف ہم پہلے ہی اشارہ کر چکے ہیں وہ یہ ہے کہ اعتراضات سے ذیلی کمیٹی نہیں بلکہ مجموعی طور پر میونسپل کونسل نمٹ سکتی ہے۔ ان نقائص کے پیش نظر دفعہ 140 کے تحت چیف میونسپل آفیسر کے ذریعہ اس کی توثیق کی وجہ سے تشخیصی فہرست حتمی نہیں بنی۔ مسٹر سینتلاؤڈ کے مطابق ان اعتراضات کو ہائی کورٹ کے سامنے پیش نہیں کیا گیا تھا۔ لیکن یہ بالکل درست نہیں ہے۔ ہم پہلے ہی ہائی کورٹ کے فیصلے سے اس کے سامنے پیش کردہ بنیادوں کی سرری کا حوالہ دے چکے ہیں اور مسٹر

آئنگر کے اعتراضات پہلے دو بنیادوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ ہائی کورٹ نے ان بنیادوں سے نمٹنا اس نقطہ نظر کی بنیاد پر ضروری نہیں سمجھا جو اس نے چوتھے بنیاد پر اختیار کیا تھا جس پر اس کے سامنے زور دیا گیا تھا۔ لیکن یہ ہمیں ان بنیادوں پر غور کرنے سے نہیں روکتا۔ ہماری رائے میں، دونوں بنیادیں کافی ہیں اور تخمینہ فہرست کو حتمی شکل دینے کی جڑ میں ہیں، جس کی تصدیق چیف میونسپل آفیسر نے دفعہ 140 کے تحت کی تھی۔ ایکٹ کی دفعہ 136 کے تحت شائع کی جانے والی تشخیصی فہرست میں ایکٹ کی دفعہ 134 (1) میں بیان کردہ مکمل اور درست تفصیلات شامل ہونی چاہئیں۔ ان تفصیلات میں سے مندرجہ ذیل ہیں:

(1) جائیداد کی تشخیص سرمائے یا سالانہ مالیت کرایہ داری کی بنیاد پر کی جائے، جیسا کہ معاملہ ہو، جس پر جائیداد کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔

(2) لاگو ٹیکس کی شرح؛

(3) اس پر ٹیکس کی تخمینہ کی رقم۔

اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ 3 مارچ 1963 کی قرارداد جس کی بنیاد پر فہرست شائع کی گئی تھی، منسوخ کر دی گئی تھی، مذکورہ بالا اشیاء میں سے دوسرے اور تیسرے میں بیان کردہ تفصیلات لازمی طور پر ان تفصیلات سے مختلف ہوں گی جو 28 اپریل کی قرارداد کو مد نظر رکھتے ہوئے طے کی جائیں گی۔ 1963ء آئین کے آرٹیکل 265 کے تحت قانون کے اختیار کے بغیر کوئی ٹیکس عائد یا وصول نہیں کیا جائے گا۔ اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری عائد کرنے کے طریقہ کار پر سختی سے عمل کرنا ہوگا۔ جہاں ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری کی اتنی تعمیل نہ ہو اسے قانون کے مطابق نہیں کہا جاسکتا۔ چیف میونسپل آفیسر کے ذریعہ شائع کردہ نوٹیفکیشن کی تعمیل میں ٹیکس دہندگان نے جو اعتراضات دائر کیے تھے وہ دفعہ 136 کے تحت شائع کردہ فہرست پر مبنی تھے نہ کہ میونسپل کونسل کی 28 اپریل 1963 کی قرارداد کے تحت ذمہ داری کی تعمیل میں۔ لہذا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ایکٹ کے تحت ٹیکس دہندگان کو قانون کی دفعہ 137 کے مطابق اعتراضات درج کرانے کا موقع ہی نہیں دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ، مسٹر سینٹلووڈ ہمیں دفعہ 78 کے علاوہ ایکٹ یا قواعد کی کسی شق کی نشاندہی کرنے کے قابل نہیں تھے، جس کے تحت کونسل کسی ذیلی کمیٹی کو اعتراضات کی سماعت اور فیصلہ کرنے کا اپنا کام تفویض کر سکتی تھی۔ دفعہ 78 میں لکھا ہے:

"کوئی بھی اختیارات یا فرائض یا انتظامی فرائض جو کونسل کے ذریعہ یا اس کی طرف سے انجام دیئے جاسکتے ہیں، اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق، کونسل کی طرف سے صدر

یا نائب صدر یا اسٹینڈنگ یا دیگر کمیٹیوں کے چیئرمین، یا ایک یا ایک سے زیادہ وظیفہ یافتہ یا اعزازی افسران کو تفویض کیے جاسکتے ہیں، لیکن کسی بھی ایسے اختیارات کے بارے میں تعصب کے بغیر جو چیف میونسپل آفیسر کو دفعہ 92 کے ذریعہ یا اس کے تحت تفویض کیے گئے ہوں۔"

یہاں تک کہ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ اس شق کے تحت اعتراضات سننے کی کونسل کا اختیار تفویض کیا جاسکتا ہے، تو وہ ممکنہ طور پر صرف ان افراد کے حق میں ہو سکتا ہے جن کا ذکر مذکورہ بالا دفعہ 78 میں کیا گیا ہے۔ یہ کسی ذیلی کمیٹی یا کمیٹی کے حق میں نہیں ہو سکتا۔ یہ درست ہے کہ کونسل کی جانب سے مقرر کردہ ذیلی کمیٹی کے کنوینر نائب صدر تھے لیکن وفد اکیلے ان کا نہیں بلکہ ذیلی کمیٹی کا تھا۔ یہ دونوں ایک ہی چیز نہیں ہیں کیونکہ ایک صورت میں اعتراض کا فیصلہ کرنے کا حق صرف نائب صدر کے پاس ہوگا جبکہ دوسری صورت میں اسے مجموعی طور پر ذیلی کمیٹی کے ذریعہ خارج کیا جائے گا۔ اگر ذیلی کمیٹی کے ارکان میں اتفاق رائے ہو تو کوئی تعصب پیدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر نائب صدر کی رائے ایک ہے اور دیگر دو ارکان کی رائے مختلف ہے تو ذیلی کمیٹی کا فیصلہ بالکل بھی نائب صدر کا نہیں کہا جاسکتا۔ لیکن اس کے برعکس۔

ان وجوہات کی بناء پر ہماری رائے ہے کہ چیف میونسپل آفیسر کے ذریعہ تصدیق شدہ تشخصی فہرست قانون کے مطابق تیار نہیں کی گئی تھی اور اس لئے دفعہ 141 کی دفعات کونسل کے پاس دستیاب نہیں تھیں۔ ہم جو نقطہ نظر اختیار کرتے ہیں اس پر ہم اس بات پر غور کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے ہیں کہ ہائی کورٹ کی طرف سے دی گئی وجہ صحیح ہے یا نہیں۔ لہذا یہ اپیل قیمت کے ساتھ مسترد کی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔